حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فقہ کی مجلس ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔

دورِ حاضر کے چند فقہی مسائل

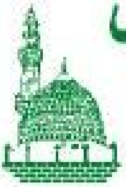

بانی و سرپرست اعلیٰ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

از قلم

مفتی محمد راشد القادری

اسلامک ریسرچ اسکالر، شریعہ بورڈ آف سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

نظر ثانی

مفتی محمد وسیم اختر المدنی

رئیس: دارالافتاء فیضانِ شریعت

سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام تمام دینی محافل کی FREE ALERT حاصل کرنے کے لئے

FOLLOW SAYLANIWELFARE لکھ کر 40404 پر (SMS) ایس ایم ایس کریں

اس کے بعد آپ کو حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری صاحب کی تمام دینی محفلوں کی اطلاع ملتی رہے گی

آزاد پبلشرز ۵۶، اردو بازار کراچی

☎: 32631839, 32620178 FAX : (92-21) 32627659

E-mail : azadpublishers@gmail.com

website : www.azadpublishers.com

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب ----- دورِ حاضر کے چند فقہی مسائل

بانی و سرپرستِ اعلیٰ -- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف ----- مفتی محمد راشد القادری

کتاب ڈیزائننگ -- سید سمیر حسین

ٹائٹل ڈیزائننگ -- محمد راحیل عطاری

ناشر ----- آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی

Website : www.azadpublishers.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل و کرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے و طفیل سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ کے شعبہ اسلامک ریسرچ سینٹر سے فقہ کے موضوع پر تحقیقی وفقہی مسائل پر مشتمل مجموعہ بنام جدید مسائل کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اب کچھ مزید اہم ترین مسائل پر مختصر رسالہ بنام {دورِ حاضر کے چند فقہی مسائل} منظرِ عام پر آرہا ہے۔

یہ رسالہ دورِ حاضر کے کچھ جدید مسائل پر مشتمل ہے۔ جن سے ہمارا واسطہ اکثر وبیشتر پڑتا رہتا ہے۔ جیسا کہ موبائل میں قرآن مجید کی تلاوت اور بے وضو چھونے کے مسائل، کرسی پر نماز پڑھنے کے مسائل، بالخصوص آن لائن ہونے والی تجارت سے متعلق اہم ترین مسائل کا مختصر اجائزہ لیا گیا ہے اور ان کا شرعی حکم بیان کیا گیا ہے۔ اس رسالے کا ہر موضوع بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جس کا اندازہ آپ کو کتاب کے ٹائٹل صفحہ اور فہرست سے ہو گیا ہوگا۔ یہ موضوعات قابلِ صد تحسین اور ذوقِ مطالعہ کی تسکین، جدید اسلوب کی تکمیل کے لئے کافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مؤلف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل تمام امتِ مسلمہ کو علمِ نافع عطا فرمائے اور اپنے علم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

العارض محمد مجتبیٰ فاروق قادری

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	کیا موبائل، کمپیوٹر وغیرہ میں قرآن پاک کو بغیر وضو چھو سکتے ہیں؟	06
02	کیا موبائل، کمپیوٹر وغیرہ میں قرآن پاک کو بغیر وضو تلاوت کر سکتے ہیں؟	06
03	جس پر غسل فرض ہو کیا وہ بھی موبائل پر تلاوت کر سکتا ہے؟	06
04	کون شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟	07
05	کون شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے؟	07
06	جمعۃ المبارک کو (Black Friday) کہنا کیسا ہے؟	08
07	ویلنٹائن ڈے منانا کیسا؟	09
08	غیر مسلموں کے مذہبی تہوار منانا اور اس میں شرکت کرنا کیسا؟	09
09	غیر مسلموں کے تہوار پر مسلمان تاجروں کا دکانیں سجانا/ڈسکاؤنٹ دینا کیسا؟	10
10	کفار کے تہواروں پر ان کی مخصوص اشیاء کو خریدنا اور بیچنا کیسا ہے؟	11
11	کفار کے مخصوص لباس اور مذہبی شعار کی چیزوں کے استعمال کا حکم:	12
12	کرسمس وغیرہ پر مبارکباد دینا کیسا؟	12
13	ایسٹر (Easter) پر مبارکباد کا حکم:	13
14	ہولی، دیوالی، جنم اشٹمی، رام لیلا اور رام نومی میں شریک ہونا/مبارکباد دینا کیسا؟	14
15	غیر مسلموں کے تہوار پر مٹھائی اور تحائف لینے دینے کا حکم:	15
16	غیر مسلموں کے تہواروں پر ڈیکوریشن اور سجاوٹ کے کام کا حکم:	16
17	اپریل فول منانا کیسا؟	17
18	Mother day, Father day منانا کیسا؟	20
19	آن لائن اشتہارات سے حاصل ہونے والی آمدنی کا کیا حکم ہے؟	20
20	کرنٹ/سیونگ اکاؤنٹ کے منافع کا حکم:	21
21	بٹ کوائن سے متعلق شرعی رہنمائی:	22
22	فاریکس ٹریڈنگ کروانا/ڈے ٹریڈنگ کا حکم:	26
23	مورگیج (Mortgage) کا کیا حکم ہے؟	28
24	موبائل گیمز (Mobile Games) بنانے کا حکم:	29
25	موبائل گیمز (Mobile Games) کھیلنے کا حکم:	30
26	نیٹ ورک مارکیٹنگ کا حکم:	30
27	دکان، مکان، گاڑی وغیرہ بیع کی شرط پر گروی رکھنا کیسا ہے؟	33
28	ای کامرس ٹریڈنگ کی پانچ مختلف صورتیں اور ان کی شرعی حیثیت:	34
29	نت نئے ہیئر اسٹائل کٹنگ کا شرعی حکم:	36
30	بھنویں (Eye brows) بنوانے کا شرعی حکم:	37
31	اوراد و وظائف پڑھنا اور فرائض و واجبات سے غفلت برتنا کیسا؟	40

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل فقہ کے موضوع سے متعلق کچھ مزید اہم ترین مسائل پر مختصر رسالہ بنام {دورِ حاضر کے چند فقہی مسائل} منظرِ عام پر آرہا ہے۔ فقہ کو موضوعِ سخن بنانے کا مقصد احکام ومسائل شریعت سے واقفیت حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ کیونکہ فقہ ہر مسلمان کی بنیادی ضرورت ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔(۱)

اس کے تحت علمائے کرام فرماتے ہیں کہ بقدرِ ضرورت شرعی مسائل سیکھنا فرضِ عین ہے۔ دورِ حاضر میں آپ اور ہم چند ایسے مسائل دیکھتے ہیں جو سوال بن کر ہمارے ذہنوں میں گھومتے رہتے ہیں، جیسا کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا، موبائل فون میں تلاوت کرنا اور سننا، آن لائن تجارت، غیر مسلموں کے تہوار اور ان کے ایجاد کردہ دنوں سے متعلق کئی سوالات ہیں اور چند ایسے ہی روزمرہ پیش آنے والے مسائل جو ہمارے سامنے آئے، ان کو آسان انداز میں بیان کرنے اور سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

العارض

مفتی محمد راشد القادری

---

(۱) سنن ابن ماجہ، افتتاح الکتاب فی الایمان، ج ۱، ص ۸۱، رقم الحدیث: ۲۲۴

کیا موبائل، کمپیوٹر وغیرہ میں قرآنِ پاک کو بغیر وضو چھو سکتے ہیں؟

جی ہاں، قرآن مجید کو موبائل یا کمپیوٹر اسکرین پر بغیر وضو چھو سکتے ہیں۔ کیونکہ موبائل یا کمپیوٹر کی اسکرین پر جو آیات نظر آتی ہیں، وہ سافٹ ویئر ہیں یعنی وہ ایسے نقوش ہیں جنہیں چھوا ہی نہیں جاسکتا۔ یہ نقوش حقیقت میں کمپیوٹر یا موبائل کے شیشے پر نہیں بنتے بلکہ ریم پر بنتے ہیں اور شیشے سے نظر آتے ہیں۔ لہٰذا دورِ حاضر کے علماء وفقہائے کرام نے اس کو بغیر وضو چھونے کی اجازت دی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح غلاف میں موجود قرآنِ کریم کو بلا وضو چھونے کی اجازت دی ہے۔ مگر تقویٰ و پرہیزگاری یہی ہے کہ قرآنِ مجید کی عظمت وتقدس کا خیال رکھتے ہوئے باوضو ہی چھوا جائے۔

کیا موبائل، کمپیوٹر وغیرہ میں قرآنِ پاک کو بغیر وضو تلاوت کر سکتے ہیں؟

جی ہاں، قرآن مجید کو موبائل یا کمپیوٹر سکرین پر بغیر وضو کے تلاوت کر سکتے ہیں۔ یہ تلاوت اسکرین پر انگلی رکھ کر ہو یا فقط نظروں سے ہو، دونوں صورتوں میں کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ پچھلے سوال میں یہ وضاحت گزر چکی ہے کہ موبائل یا کمپیوٹر کی اسکرین پر جو آیات نظر آتی ہیں، وہ سافٹ ویئر ہیں۔ لہٰذا قرآن مجید کے سافٹ ویئر کو آپ اپنے موبائل یا کمپیوٹر وغیرہ میں ڈاؤن لوڈ کر کے سفر وغیرہ میں اور اپنے فارغ اوقات میں بہ آسانی تلاوت کر سکتے ہیں۔ مگر اللہ کے نزدیک تقویٰ بہت پسندیدہ شئے ہے، یعنی افضل اور اعلیٰ یہی ہے کہ قرآنِ مجید کی عظمت وتقدس کا خیال رکھتے ہوئے باوضو ہی اس کی تلاوت کی جائے۔

جس پر غسل فرض ہو کیا وہ بھی موبائل پر تلاوت کر سکتا ہے؟

جی نہیں! جس شخص پر غسل فرض ہو وہ مطلقاً تلاوت نہیں کر سکتا، نہ دیکھ کر نہ زبانی۔

ہاں، جس کمپیوٹر اور موبائل فون میں قرآن مجید ڈاؤن لوڈ ہو وہ اسے چھو سکتا ہے مگر پڑھ نہیں سکتا جب تک غسل کرکے پاک نہ ہو جائے۔

کون شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟

ایسا شخص جو کسی شرعی مجبوری (مثلاً جوڑوں میں درد، کمر میں شدید درد ہو، گھٹنے موڑ نہیں سکتا، یا جھکنے سے آنکھوں میں شدید تکلیف ہو) ان سب عذروں کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہ کر سکتا ہو۔ وہ بہ امرِ مجبوری زمین پر بیٹھ کر یا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ ایسے شخص پر قیام بھی ساقط ہو جاتا ہے۔ یعنی ایسا شخص پوری نماز بیٹھ کر ہی پڑھے گا۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ مساجد میں کرسی پر نماز پڑھنے والے قیام میں کھڑے ہو جاتے ہیں پھر کرسی پر بیٹھ کر بقیہ نماز پڑھتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے کیونکہ جب یہ قیام میں کرسی کے آگے کھڑا ہوگا تو صف منقطع ہوگی اور یہ جائز نہیں ہے۔ لہٰذا مجبوری میں کرسی پر نماز پڑھنے والا تکبیر تحریمہ بھی کرسی پر بیٹھ کر ہی کہے گا۔

نوٹ: اپنی کرسی صف کے اندر ہی رکھیں، بعض لوگ کرسی پچھلی صف میں نکال کر رکھتے ہیں اس سے پیچھے نمازیوں کو تکلیف اور ان کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے جو کہ گناہ ہے۔

کون شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے؟

جو شخص زمین پر سجدہ کر سکتا ہو لیکن قیام کر سکتا ہو۔ اس پر لازم ہے کہ نیچے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے کیونکہ کرسی پر اس کی نماز نہیں ہوگی۔ یعنی ایسا شخص کرسی پر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا بلکہ وہ جتنا قیام کر سکتا ہے، کرے کہ اس پر قیام فرض ہے، اگرچہ دیوار یا عصا کا سہارا لینا

پڑے، اور بقیہ نماز زمین پر بیٹھ کر ہی پڑھے گا۔

جمعۃ المبارک کو (Black Friday) کہنا کیسا ہے:

جمعۃ المبارک کو معاذ اللہ بلیک فرائیڈے (Black Friday) کہنا یا سمجھنا ناجائز وحرام ہے۔ وہ بھی کفار کی نقل میں، ایسا کرنا زیادہ مذموم ہے۔

یاد رکھیں! ہم مسلمان ہیں اور ہمارے مذہب اسلام میں جمعۃ المبارک کی اتنی اہمیت ہے کہ اس دن کو برکت والا، رحمت والا اور دنوں کا سردار مانا جاتا ہے۔ قرآن مجید وفرقانِ حمید کی پوری ایک سورت سورۂ جمعہ کے نام سے موجود ہے۔

2000ء دہائی کے اوائل سے ریاست ہائے متحدہ میں نصاریٰ (عیسائیوں) نے نومبر کے آخری جمعہ کو اپنے کرسمس کے تہوار سے جوڑا اور اس دن کو کرسمس کی خریداری کے آغاز کے طور پر منانے لگے۔ اور کرسمس کی شاپنگ کے لیے اس کو شاپنگ سینٹرز میں ڈسکاؤنٹ کیلئے خاص کرتے ہوئے (معاذ اللہ) بلیک فرائیڈے کا نام دے دیا۔

تعجب ہے مسلمانوں کی عقلوں پر کہ وہ بھی اغیار کی مکاری میں آکر نومبر کے آخری جمعۃ المبارک کو (Black Friday) کہنے لگے۔

سوچیں! غور کریں! یہودیوں کے نزدیک مقدس دن ہفتہ ہے وہ بھی ہفتہ کے دن کو (Black Saturday) نہیں کہیں گے۔

نصاریٰ کا مقدس دن اتوار ہے وہ بھی اس دن کو (Black Sunday) نہیں کہیں گے۔

لیکن افسوس ہے مسلمانوں کے حال پر کہ وہ جمعۃ المبارک کے دن کو بلیک فرائی

ڈے کہنے پر تیار ہو گئے۔ اس سے بڑی حیرانی تب ہوئی جب مسلمان کہلانے والوں نے اس دن ڈسکاؤنٹ کے خصوصی بورڈ لگا دیے اور چیزیں سستی کر دیں۔ مگر میرا سوال ہے ایسے مسلمانوں سے کہ یہ بورڈ رمضان میں کیوں نظر نہیں آتے، چیزیں رمضان میں سستی کیوں نہیں ہوتیں! کیا یہ کفار کی پیروی نہیں؟ کیا یہ اغیار کی مشابہت نہیں۔

یاد رکھیں! جو امت اپنے نبی علیہ السلام کی اتباع کے بجائے ان کے دشمن کی اتباع پر گامزن ہو جائے وہ تباہی کے عمیق گڑھوں میں گر جاتی ہے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے مسلمانو
تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

ویلنٹائن ڈے منانا کیسا؟

ویلنٹائن ڈے منانا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کیونکہ درحقیقت یہ اغیار کی نقل ہے، یہ فحاشی و عریانی کا ایک خاص دن ہے، جس دن شرم و حیا کے جنازے نکلتے ہیں، عزتیں نیلام ہوتی ہیں، بے غیرتی سڑکوں پر رقص کرتی نظر آتی ہے، اسلام اور اسلامی تعلیمات کا کھل کر مذاق اڑایا جاتا ہے، مسلمانوں کو سیکولرازم کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اسلام کا اس بے حیائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

غیر مسلموں کے مذہبی تہوار منانا اور اس میں شرکت کرنا کیسا؟

غیر مسلموں (مثلاً ہندوؤں اور یہود و نصاریٰ وغیرہ) کے مذہبی تہوار (نیروز، مہرجان،

ہولی، دیوالی، جنم اشٹمی، رام لیلا اور رام نومی) یا ان کے مذہبی شعار کی تقریبات میں شرکت کفار سے مشابہت کی وجہ سے سراسر ناجائز ہے۔ احادیث صحیحہ میں کفار و مشرکین اور یہود ونصاریٰ سے مشابہت اور ان کے شعائر کو اپنانے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا۔ اور یہ وعید بھی موجود ہے کہ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہوگا۔ نیز جس طرح شرکیہ امور یا ناجائز امور کا ارتکاب خود ناجائز ہے اسی طرح اپنے کسی عمل سے ان امور کی تائید کرنا اور اس کو تقویت پہنچانا اس میں شرکت کر کے رونق بڑھانا بھی ناجائز ہے۔

نیروز اور مہرجان زمانۂ جاہلیت سے مشرکین کی عیدیں چلی آرہی ہیں جن کا ثبوت ایک روایت میں بھی ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے (اس وقت) یہود و نصاریٰ کے دو دن (مخصوص) تھے جن میں وہ کھیلتے کودتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: یہ دو دن کیا ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم ان دو دنوں میں زمانۂ جاہلیت میں کھیل کود کرتے (خوشی کا دن مناتے) تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دو دنوں: یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بدل دیا ہے۔ (۱)

غیر مسلموں کے تہوار پر مسلمان تاجروں کا دکانیں سجانا ڈسکاؤنٹ دینا کیسا؟

غیر مسلموں کے مذہبی تہوار پر مسلمانوں تاجروں کا دکانیں سجانا اور ڈسکاؤنٹ دینا غیر مسلموں کے تہوار میں برابر کا شریک ہونا اور ان کے تہوار کو تقویت دینا ہے اور ان کے دین میں معاونت کی دلیل ہے جو کہ ناجائز اور ممنوع ہے۔

کاش مسلمان تاجر امانت، دیانت، رحمدلی و ہمدردی کے طریقۂ کار کو اپناتے ہوئے

(۱) سنن ابی داؤد، رقم: ۱۱۳۴

یہ ڈسکاؤنٹ، غمخواری کے مہینے رمضان المبارک میں مسلمانوں کو دیں، عید الاضحیٰ کے دنوں میں جانوروں پر ڈسکاؤنٹ دیں اور عام دنوں میں غریب عوام کے لیے ڈسکاؤنٹ رکھیں۔

کفار کے تہواروں پر ان کی مخصوص اشیاء کو خریدنا اور بیچنا کیسا ہے؟

کفار کے مذہب اور ان کے تہواروں سے نسبت رکھنے والی ایسی خاص اشیاء جن کا کوئی دوسرا جائز مصرف نہ ہو، ایسی چیزوں کی خرید وفروخت ناجائز وممنوع ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں کی خاص اشیاء: صلیب (صلیبی نشانات والی چیزیں جیسے ہار، لاکٹ کی چین وغیرہ) سیجا گون، سیجا کلاز، کرسمس ٹری اسٹینڈ، آئس سکیٹس، جنگل بیلز، اسنوبیل، اسنومین وغیرہ، اسی طرح ہندوؤں کا زُنّار/جنیو (ہندوؤں کا وہ دھاگہ جو گلے اور بغل کے درمیان ڈالے رہتے ہیں) اسی طرح یہود ونصاریٰ کا کمر میں باندھنے والا دھاگا اور زنجیر، سکھوں کے لوہے کے کڑے وغیرہ۔ بعض عام چیزیں ایسی بھی ہیں جو ان کے تہوار پر بالخصوص اہمیت رکھتی ہیں جیسے موم بتیاں، انڈے وغیرہ۔ لہٰذا ان خاص دنوں میں ان کے تہوار کی نسبت کی وجہ سے ان اشیاء کو خریدنا اور بیچنا بھی جائز نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اگر ایسی چیزیں ہیں جن کا ان کے مذہب وتہواروں سے کوئی تعلق نہ ہو عام استعمال کی چیزیں ہوں تو ان کی خرید وفروخت جائز ہے۔

امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ "الجامع الاصغر" کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نیروز (مشرکوں کی عید کا دن) کچھ خریدتا ہے، جسے وہ اس سے پہلے خریدنے والا نہ تھا، مقصد اگر اس دن کی تعظیم ہو، جیسا کہ مشرکین اس کی تعظیم کرتے ہیں، تو وہ کفر کرے گا۔(۱)

---

(۱) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج ۶/ ص ۲۲۸

کفار کے مخصوص لباس اور مذہبی شعار کی چیزوں کے استعمال کا حکم:

کفار کے مخصوص لباس سیتا کلاز وغیرہ اور ان کی مذہبی شعار کی چیزیں جیسے صلیب (اور صلیبی نشانات والی چیزیں جیسے ہار، لاکٹ کی چین وغیرہ) اسی طرح یہود ونصاریٰ کا کمر میں باندھنے والا دھاگا اور زنجیر، سکھوں کے لوہے کے کڑے وغیرہ کا استعمال مطلقاً ناجائز و حرام ہے۔ اور اگر کفار کے مذہبی تہوار کے دن کی تعظیم وتکریم مقصود ہو تو پھر ان چیزوں کا استعمال کفر ہے۔

بعض شوقین مرد حضرات عام طور پر فیشن کے نام پر چین، زنجیریں، لاکٹ، بندے وغیرہ پہنتے ہیں یہ بھی ناجائز وحرام ہے۔ ایک تو یہ عورتوں سے مشابہت ہے۔ دوسرا یہ کہ مرد پر سوائے چاندی کی ایک انگوٹھی (وہ بھی ساڑھے چار ماشے سے دو رتی کم ہو) کے علاوہ کوئی زیور جائز نہیں ہے۔

کرسمس وغیرہ پر مبارک باد دینا کیسا؟

غیر مسلموں کو کرسمس وغیرہ کسی بھی مذہبی و دینی تہوار پر مبارک باد کہنا جائز نہیں، اس بات پر اہل علم کا اتفاق ہے کہ کفار کو ان کی عیدوں پر مبارک باد دینا جائز نہیں ہے۔ ایسا کرنا گویا ان کے تہوار پر اپنی رضا مندی کا اظہار اور اسے سندِ جواز مہیا کرتا ہے اور ایک مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ غیر مسلموں کے کسی شعار پر رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے اسے سندِ جواز فراہم کرے۔ یہ بھی سمجھ لیں کہ انڈریوں یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کلیسا کا ایک پروفیسر ڈاکٹر سموئیل بیکیا سکی کرسمس کے مفہوم کے متعلق بیان کرتا ہے:

کرسمس کا لفظ بائبل میں موجود نہیں ہے۔ یہ اصطلاح دو الفاظ (Christ) یعنی مسیح

اور (Mass) یعنی کیتھولک رسم کو ملا کر بنائی گئی ہے۔ جس کا مفہوم ہے کہ ایسی کیتھولک رسم جو 25 دسمبر کی رات کو مسیح کی ولادت کے دن کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ عہدنامہ جدید میں مسیح کی ولادت کو ہر سال بحیثیت تہوار منانے کا اشارہ تک نہیں ہے۔

پروفیسر ہربرٹ ڈبلیو آرم سٹرانگ کے مطابق لفظ کرسمس کا مطلب مسیح کی رسم ہے۔ یہ تہوار غیر عیسائی مشرکوں اور پروٹسٹنٹز کے ذریعے رومن کیتھولک چرچ میں رائج ہوا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج بھی عیسائیوں میں کچھ حقیقت پسند مکاتب فکر تاحال موجود ہیں جو یہ تسلیم کرتے ہیں کہ 25 دسمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا دن نہیں بلکہ دیگر بت پرست اقوام سے لی گئی بدعت ہے۔ آپ علیہ السلام کا یومِ پیدائش کسی بھی ذریعے سے قطعیت سے معلوم نہیں۔

جو کسی بھی وجہ سے اس دن پر مبارک باد دینے کو جائز سمجھتا ہو، میں ان کے سامنے تین توجیہات پیش کرتا ہوں۔

۱: ریسرچ سے یہ بات واضح ہے کہ ماضی میں ان تاریخوں میں سورج دیوتا، سیارے یا دیگر بتوں کی پیدائش کا جشن منایا جاتا تھا۔

۲: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن تو در کنار سن پیدائش بھی معلوم نہیں۔

۳: عیسائیوں کا اس دن کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ آج کے دن یعنی 25 دسمبر کو اللہ کا بیٹا پیدا ہوا تھا (معاذ اللہ) ایک مسلمان کسی کو اس شرک پر کیسے مبارک باد دے سکتا ہے؟

ایسٹر (Easter) پر مبارک باد کا حکم:

ایسٹر (Easter) مسیحیوں کا مذہبی تہوار ہے، اس کو یہ لوگ عید الفصح، عید القیامت

مسیح اور جی اُٹھنے کا اتوار(Resurrection Sunday)بھی کہتے ہیں۔اس پر ان کو مبارک باد دینا ناجائز وحرام ہے۔یہ مسیحیوں کا سب سے بڑا تہوار ہے جو ان کے نزدیک یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے زندہ ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مصلوب ہونا (یعنی صلیب پر لٹکا کر قتل کرنا) اور پھر تین دن بعد جی اٹھنا ان کے عقیدے کی بنیاد ہے۔

اور بعض کہتے ہیں کہ ایسٹر موسم بہار کی اینگلو سکسین دیوی تھی اور یہ جشن دراصل بہار کا جشن ہے جو یسوع مسیح سے قبل بھی منایا جاتا تھا۔اس کی تاریخ 22مارچ اور 25اپریل کے درمیان ہوتی ہے۔21مارچ یا اس کے بعد جس تاریخ کو پورا چاند ہو اس کے بعد پہلے اتوار کو ایسٹر منایا جاتا ہے۔

ہندوستان میں بھی یہ تہوار ہولی کے نام سے انہیں دنوں اور اسی طریقے سے منایا جاتا ہے۔ایران میں اسے نیروز (مشرکوں کی عید کا دن) کہتے ہیں اور وہاں یہ 21مارچ کو منایا جاتا ہے۔

ہولی، دیوالی، جنم اشٹمی، رام لیلا اور رام نومی میں شریک ہونا یا مبارک باد دینا کیسا؟

ہولی، دیوالی، جنم اشٹمی وغیرہ ان سب تہواروں میں شریک ہونا یا مبارک باد دینا ناجائز وحرام ہے۔

ہولی ہندوؤں کا ایک تہوار ہے جو موسمِ بہار میں منایا جاتا ہے۔کسی مسلمان کے لئے ہولی کھیلنا جائز نہیں ہے،ان کی مذہبی رسومات ادا کرنا،بتوں کو ہاتھ لگانا،ان کا تبرک کھانا،ایک دوسرے پر رنگ پھینکنا وغیرہ یہ سب حرام ہے۔

دیوالی ہندوؤں کے تہوار جس میں وہ لکشمی (ایک بت کا نام) کی پوجا کرتے اور خوب روشنی کرتے ہیں۔

جنم اشٹمی ہندوؤں کا ایک تہوار جس میں کرشن کے جنم کی خوشی منائی جاتی ہے۔

رام لیلا ہندوؤں کا ایک میلہ جو رام چندر کے راون (بت کا نام) پر فتح پانے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

رام نومی ہندوؤں کا وہ تہوار جو رام چندر کے جنم دن، خوشی کے طور پر مناتے ہیں۔

یہ سب ناجائز و حرام ہے، ان تہواروں میں غیر اللہ کی عبادت، ان کی تعظیم سب شامل ہے جو کہ کفر ہے۔ لہٰذا کفار کے میلوں، تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور مذہبی جلوس کی شان و شوکت بڑھانا ناجائز، گناہ اور حرام فعل ہے۔

غیر مسلموں کے تہوار پر مٹھائی اور تحائف لینے دینے کا حکم:

یہ مسئلہ بہت اہم ترین اور نازک صورتِ حال رکھتا ہے۔ اس کی چند صورتیں پیش کی جاتی ہیں بغور پڑھیے۔

☆ غیر مسلموں کے تہوار یا غیر تہوار کے موقع پر ان کی طرف سے بھیجی گئی گوشت کے علاوہ مٹھائی، فروٹ اور عام تحائف (اسلام کے حسنِ خلق کی وجہ سے) قبول کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا گیا: ہمارے بچوں کو دودھ پلانے والی کچھ مجوسی خواتین ہیں، وہ اپنی عید کے دن تحائف بھیجتی ہیں، تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کی عید کے دن ذبح کیے جانے والے جانور کا گوشت مت کھاؤ، لیکن نباتاتی اشیاء، پھل فروٹ کھا سکتے ہو۔

☆ لیکن ان کے مذہب سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو قبول کرنا جائز نہیں۔ ان اشیاء کی تفصیل خریدنے اور بیچنے کے مسئلہ میں گزر چکی ہے۔

☆ مگر ان کے تہوار کے دن ان کو ہدیہ اور تحفہ دینا حرام ہے، کیونکہ یہ انکے کفریہ نظریات اور عقائد پر رضامندی کا اظہار اور معاونت ہے جو کہ ناجائز و حرام ہے۔ امام زیلعی نے تو یہاں تک فرمادیا کہ ان کے دو مشہور تہوار نیروز (مشرکوں کی عید کا دن) اور مہرجان کے نام پر دینا ناجائز اور حرام ہے بلکہ کفر ہے۔

امام ابوحفص الکبیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کوئی شخص اگر پچاس سال اللہ کی عبادت کرتا رہے، پھر نیروز (مشرکوں کی عید) کا دن آئے تو وہ کسی مشرک کو ایک انڈہ پیش کردے، جس میں اس کا مقصد اس دن کی تعظیم ہو، تو وہ کافر ہوجائے گا اور اس کا سب عمل برباد۔ (۱)

معلوم ہوا شرعی لحاظ سے غیر مسلموں کے تہوار پر ان کا تحفہ لے تو سکتے ہیں لیکن ان کو دے نہیں سکتے۔ مگر لینے کی شرائط میں کفار کی تالیفِ قلب یعنی اسلام کی طرف دلوں کو پھیرنا اور راغب کرنا مقصود ہو۔ جیسا کہ مُقوقس شاہِ مصر کا تحفہ حضور اکرم ﷺ نے قبول فرمایا جبکہ اس نے کہا تھا کہ میں اپنا دین چھوڑ نہیں سکتا۔

دیگر مسالک فقہیہ کے نزدیک بھی یہود اور نصاریٰ کی عید پر وہاں جانا اور ان کو کچھ بیچنا اور ان کی عید پر ان کو تحائف دینا حرام ہے۔

غیر مسلموں کے تہواروں پر ڈیکوریشن اور سجاوٹ کے کام کا حکم:

جس کا کاروبار ہی ڈیکوریشن اور سجاوٹ کا ہو، مثلاً لوگ اس سے اسلامی محافل، نکاح

---

(۱) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، ج ۶/ ص ۲۲۸

وغیرہ کی مجالس میں بھی ڈیکوریشن کراتے ہیں اور ہر طرح کی دیگر دنیاوی تقاریب و فنکشن میں بھی کراتے ہوں تو ایسے کاروباری کو فقط اپنی ڈیکوریشن سے غرض ہوتی ہے ان کی تقریبات سے نہیں، لہٰذا یہ اپنی جائز ڈیکوریشن کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ گناہ و معصیت کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ یہ فتویٰ ہے مگر تقویٰ یہ ہے کہ اس سے بچا جائے۔

اپریل فول منانا کیسا؟

اپریل فول در حقیقت جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے کا دن منایا جاتا ہے اور یہ دونوں کام ہی ناجائز، حرام اور گناہ ہیں۔ معاذ اللہ! بدقسمتی سے اپریل فول (April fool) یکم اپریل کو رسم کے طور پر منایا جاتا ہے، نادان لوگ اس دن پریشان کر دینے والی جھوٹی خبر سنا کر، مختلف انداز سے دھوکا دے کر خوش ہوتے ہیں۔ مثلاً: فلاں کا ایکسیڈنٹ ہو گیا، فلاں اسپتال میں پہنچ گیا، فلاں کا انتقال ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔ پھر حقیقت کھلنے پر اپریل فول کہہ کر اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔

اپریل فول کیسے شروع ہوا؟ اپریل فول کے آغاز کے بارے میں مختلف اسباب بیان کئے جاتے ہیں جن میں سے ایک یہ دردناک واقعہ ہم بغور پڑھیں اور سوچیں کہ کیا کبھی کوئی اپنوں کے مرنے پر بھی خوشی اور تفریح کرتا ہے۔ یکم اپریل کو ہمارے مسلمان بھائیوں، بچوں، ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ بیچ سمندر میں ڈبو کر مار دیا گیا تھا۔

داستان کچھ یوں ہے کہ جب کئی سو سال پہلے عیسائی افواج نے اسپین کو فتح کیا تو اس وقت اسپین کی زمین پر مسلمانوں کا اتنا خون بہایا کہ فاتح فوج کے گھوڑے جب گلیوں سے گزرتے تھے تو ان کی ٹانگیں مسلمانوں کے خون میں ڈوبی ہوتی تھیں جب قابض افواج کو

یقین ہو گیا کہ اب اسپین میں کوئی بھی مسلمان زندہ نہیں بچا ہے تو انہوں نے گرفتار مسلمان حکمران کو یہ موقع دیا کہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ واپس مراکش چلا جائے جہاں سے اسکے آباؤ اجداد آئے تھے۔

قابض افواج غرناطہ سے کوئی بیس کلومیٹر دور ایک پہاڑی پر اسے چھوڑ کر واپس چلی گئیں۔ جب عیسائی افواج مسلمان حکمرانوں کو اپنے ملک سے نکال چکیں تو حکومتی جاسوس گلی گلی گھومتے رہے کہ کوئی مسلمان نظر آئے تو اسے شہید کر دیا جائے، جو مسلمان زندہ بچ گئے وہ اپنے علاقے چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں جا بسے اور اپنی شناخت پوشیدہ کر لی، اب بظاہر اسپین میں کوئی مسلمان نظر نہیں آ رہا تھا مگر اب بھی عیسائیوں کو یقین تھا کہ سارے مسلمان قتل نہیں ہوئے کچھ چھپ کر اور اپنی شناخت چھپا کر زندہ ہیں۔ اب مسلمانوں کو باہر نکالنے کی ترکیبیں سوچی جانے لگیں اور پھر ایک منصوبہ بنایا گیا۔

پورے ملک میں اعلان ہوا کہ یکم اپریل کو تمام مسلمان غرناطہ میں اکٹھے ہو جائیں تاکہ جس ملک میں جانا چاہیں جا سکیں۔ اب چونکہ ملک میں امن قائم ہو چکا تھا اس لئے مسلمانوں کو خود کو ظاہر کرنے میں کوئی خوف محسوس نہ ہوا، مارچ کے پورے مہینے اعلانات ہوتے رہے، الحمراء کے نزدیک بڑے بڑے میدانوں میں خیمے نصب کر دیے گئے، جہاز آ کر بندرگاہ پر لنگر انداز ہوتے رہے، مسلمانوں کو ہر طریقے سے یقین دلایا گیا کہ انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ جب مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ اب ہمارے ساتھ کچھ نہیں ہوگا تو وہ سب غرناطہ میں اکٹھے ہونا شروع ہو گئے۔ اس طرح حکومت نے تمام مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا کر لیا اور انکی بڑی خاطر مدارات کی۔

یہ یکم اپریل کا دن تھا جب تمام مسلمانوں کو بحری جہاز میں بٹھایا گیا مسلمانوں کو اپنا

وطن چھوڑتے ہوئے تکلیف ہورہی تھی مگر اطمینان تھا کہ چلو جان تو بچ جائے گی۔ دوسری طرف حکمران اپنے محلات میں جشن منانے لگے، جرنیلوں نے مسلمانوں کو الوداع کیا اور جہاز وہاں سے چل دیئے۔ ان مسلمانوں میں بوڑھے، جوان، خواتین، بچے اور کئی ایک مریض بھی تھے۔ جب جہاز گہرے سمندر میں پہنچے تو منصوبہ بندی کے تحت انہیں گہرے پانی میں ڈبو دیا گیا اور یوں وہ تمام مسلمان سمندر میں ڈوب گئے۔ اس کے بعد اسپین میں خوب جشن منایا گیا کہ ہم نے کس طرح اپنے دشمنوں کو بیوقوف (Fool) بنایا۔

بعض لوگ تفریح و مذاق میں ایسا خوفزدہ کردیتے ہیں کہ سامنے والے کا جانی ومالی نقصان تک ہوجاتا ہے جبکہ حدیث شریف میں مذاق میں بھی ڈرانے سے منع فرمایا گیا ہے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سونے والوں پر رسی سانپ کی طرح ڈالی تو وہ سانپ سمجھ کر ڈر گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔(۱)

اسی مذاق اور تفریح کے نتیجے میں کئی لوگوں کا جانی و مالی نقصان بھی ہوجاتا ہے، جیسے کسی نے ایکسیڈینٹ کا مذاق کیا کہ تمہارے باپ، بھائی وغیرہ کے ساتھ ایمرجنسی ہوگئی ہے فوری ہسپتال آؤ تو اس بے چارے کا جلد بازی میں پہنچنے کی وجہ سے ایکسیڈینٹ ہوگیا۔ بندہ سوچتا بھی نہیں ہے کہ اس قسم کا مذاق کسی کی جان لے سکتا ہے۔

اور رہا جھوٹ بولنا تو یہ گناہ کبیرہ ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے: بے شک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں

---

(۱) ابو داؤد، ج ۴، ص ۳۹۱، حدیث: ۵۰۰۴

تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذّاب لکھ دیا جاتا ہے۔(۱)

لہٰذا اس فضول رسم اپریل فول (April fool) کا سختی سے بائیکاٹ کرنے ہی میں ہماری دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی پوشیدہ ہے۔

Mother day, Father day منانا کیسا؟

کافر اقوام کی طرف سے ملے ہوئے ان دنوں کو منانا بھی ان کی نقل اور ان سے مشابہت کرنا ہے۔ یہ غیر مسلموں کی رسومات ہیں۔ مسلمانوں کا ان سے کیا تعلق؟ ہمارا مذہب اسلام سال میں ایک دن والدین کے لیے مخصوص کرنے کا رد کرتا ہے اور ہر وقت، ہر لمحہ، ہر روز، ہر صبح و شام، زندگی بھر، والدین کے سامنے عاجزی کے بازو بچھائے رکھنے ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے، ان کا ادب و احترام کرنے، نرمی سے گفتگو کرنے، ان کی دیکھ بھال کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اور ساری زندگی والدین کی خدمت کا درس دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام والدین کے چہرے پر صرف ایک بار محبت بھری نگاہ ڈالنے سے حجِ مبرور کے ثواب کی بشارت سناتا ہے۔

آن لائن اشتہارات سے حاصل ہونے والی آمدنی کا کیا حکم ہے؟

آج کل انٹرنیٹ پر اشتہارات کی تشہیر کا بہت رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ یاد رکھیں! اس بات کا جاننا ایک مسلمان پر لازم ہے کہ اشتہارات سے ہونے والی آمدنی کے حلال و حرام ہونے کا انحصار اس بات پر ہے کہ اشتہار کس شے کا ہے؟ جس شے کی تشہیر کی جا رہی ہے حلت و حُرمت کے حوالے سے اس کی اپنی حیثیت کیا ہے؟ اگر اشتہارات ایسی مصنوعات کے ہیں جن

---

(۱) موسوعہ ابن ابی الدنیا، ذم الکذب، ج۵، ص۲۰۵، رقم:۲